

جنارہ

کے احکام و مسائل

[۳]

[میت پر رونا، ایصال ثواب اور قبر کے احکام]



بیماری سے قبر تک

میت

میت پر رونے کی جائز صورت

نبی ﷺ نے جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی سے ان کے [جابر رضی اللہ عنہ کے] والد کے متعلق کہا: «تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ»

تم روئیں یا نہ روئیں، فرشتوں نے تو اس پر اپنے پروں سے سایہ کیا ہوا تھا یہاں تک کہ تم لوگوں نے اسے اٹھالیا۔

[بخاری (420/1)، رقم 1187)، و مسلم (1918/4)، رقم 2471]

حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أُرْسِلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قُبِضَ فَأَتَيْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى. فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ لِيَأْتِيَنَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَرَجُلٌ فَدَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهُمَا شَنُّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ: «هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ».

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹی نے پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا لہذا آپ تشریف لائیں، اللہ کے رسول ﷺ نے سلام بھیجا اور کہا: اللہ جو لے لے وہ اسی کا ہے اور جو دے دے وہ بھی اسی کا ہے، اس کے پاس ہر چیز کا وقت متعین ہے لہذا وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔ لہذا انہوں نے قسم دے کر بھیجا کہ آپ ضرور بضرور آئیں، لہذا اللہ کے رسول ﷺ اور سعد بن عبادہ اور ایک شخص کھڑے ہوئے۔ لہذا اللہ کے رسول ﷺ کو بچہ دیا گیا اور اس کی سانس اوپر نیچے ہو رہی تھی میں گمان ہے کہ انہوں نے کہا: گو کہ وہ مشکیزہ ہے لہذا اللہ کے رسول ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہیں اور اللہ اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔

[بخاری فی: 32 کتاب الجنائز: 33: ۲۱۴۴]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "شَهِدْنَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسَ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ"

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی کا جنازہ ہمارے سامنے حاضر تھا اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے پس میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے دیکھا۔

[خرجہ البخاری فی: 32 کتاب الجنائز: 33: ۱۲۰۵]

عَنْ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَحِيَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نَحِيَ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس پر جوہ کیا گیا اسے نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

[بخاری فی: 23 کتاب الجنائز: 34: ۱۲۰۹]

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُفْرِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

[بخاری فی: 32 کتاب الجنائز: 33]

جن روایات میں رونے پر عذاب کا ذکر ہے وہ اس صورت میں جب کہ میت نے نوحہ کرنے کی وصیت کی ہو یا اپنی زندگی میں خود نوحہ کرتا رہا ہو اور لوگوں کو اس سے نہ روکتا ہو۔ [فتح الباری: ۳-۵۰۰، نیل الاوطار: ۳-۵۴]

مردے کی ہڈی توڑنا جائز نہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكْسْرِ حَيًّا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مردے کی ہڈی توڑنا زندہ انسان کے ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔
(احمد، ابوداؤد، وابن ماجہ، والبیہقی فی المعرفۃ عن عائشہ) [صحیح، صحیح الجامع: ۸۷۸-۸۷۹]

تدفین کے بعد میت کے لئے استغفار کرنا مشروع ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا
لِأَخِيكُمْ وَسَلُّوا لَهُ بِالتَّشْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ
حضرت عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے
بخشش طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو یقیناً اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔
[صحیح ابوداؤد-۲۷۵۸] [صحیح، صحیح الجامع: ۶۰-۷۴]

تدفین کے وقت قبر کے قریب بیٹھنا جائز ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ.
براء بن عازب سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں نکلے ہم قبر تک پہنچ گئے اور ابھی
لحد قبر نبی بنائی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔
[صحیح: ابوداؤد-۲۷۵۱] [احکام الجنائز: ۵۶]

میت کو کسی شرعی عذر کی بنا پر نکالا جاسکتا ہے

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، أَوْ فَخَذَيْهِ فَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو عبد اللہ بن ابی کو اس کی قبر میں ڈالا جا چکا تھا تو آپ کے حکم سے
اسے پھر سے باہر نکالا گیا پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر لعاب دہن اسکے منہ میں ڈالا اور اس نے آپ ﷺ کو ایک قمیض پہنائی
تھی۔

[بخاری (453/1)، رقم 1285]

تین اوقات میں تدفین ممنوع ہے

عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (الْجُهَنِيِّ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : " ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نَصْلِيَ فِيهِنَّ / أَوْ أَنْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا : حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ ، وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ "

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت کو تدفین کرنے سے روکتے تھے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے یہاں تک بلند ہو جائے، اور جب سورج نصف آسمان پر ہوتا وقتیکہ وہ ڈھل جائے، جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو۔ [مسلم: ۱۹۶۶]

رات کو دفن کرنا

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : { لَا تَدْفِنُوا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَّا أَنْ تُضْطَرُّوا } حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے مرنے والوں کو رات میں دفن نہ کرو الا کہ تم اس کے لئے مجبور ہو جاؤ۔ [ابن ماجہ: صحیح الجامع: ۷۶۸، صحیح]

رات میں دفن کے جواز کے دلیل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ رَجُلًا قَبْرَهُ لَيْلاً وَأَسْرَجَ فِي قَبْرِهِ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت ایک آدمی کو قبر میں داخل کیا۔ [ابن ماجہ: ۱۵۲۰، حسن] [صحیح ابن ماجہ: ۱۲۳۴]

مردوں کی زیارت مشروع ہے اور زائر قبلہ رخ کھڑا ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي ، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَسْتَعْفِفَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي ، فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور صحابہ بھی روئے جو آپ کے ارد گرد تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے قبر کے زیارت کی اجازت طلب کی اور مجھے اجازت دے دی گئی اور میں نے اجازت طلب کی کہ میں انکے لئے استغفار کروں مجھے اسکی اجازت نہی دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ [مسلم: ۲۳۰۴]

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ.

براء بن عازب سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں نکلے ہم قبر تک پہنچ گئے اور ابھی لحد قبر نہ بنائی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔

[سنن ابی داؤد، ۳۲۱۴۔ صحیح ابوداؤد۔ ۲۷۵۱]

میت کی تعزیت کرنا مشروع ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بْنِ إِبَاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَعَضَ أَصْحَابَهُ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، بَنِيَّةَ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بَنِيهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ ، فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : " يَا فَلَانُ ، أَيَّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ ؛ أَنْ تَمْتَعَ بِهِ عَمْرُكَ ، أَوْ لَا تَأْتِيَ غَدَا بَابَا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ ، يَفْتَحُهُ لَكَ ؟

معاویہ بن قرہ بن ایاس سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول جس سے آپ نے ملاقات کی وہ ہلاک ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے والد سے ملاقات کی اور اس کے بیٹے کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے آپ کو خبر دی کہ وہ انتقال کر گیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تعزیت کی پھر فرمایا اے فلاں تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے کہ تم اس بچہ کے ذریعہ اپنی زندگی کو فائدہ پہنچاؤ یا کل کو جب تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے کے پاس آؤ گے اور وہ تمہارے لئے اسے کھولے گا۔

[النسائی (1 / 296) صحیح سنن النسائی: ۲۰۸۸]

تعزیت کے الفاظ

أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَرْسَلَتْ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأَتَيْنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ، وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹی نے پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا لہذا آپ تشریف لائیں، اللہ کے رسول ﷺ نے سلام بھیجا اور کہا: اللہ جو لے لے وہ اسی کا ہے اور جو دے وہ بھی اسی کا ہے، اس کے پاس ہر چیز کا وقت متعین ہے لہذا وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔

[بخاری: ۱۲۰۴]

مصیبت زدہ شخص ابتدائی طور پر صبر کا مظاہرہ کرے

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ: أَتَقْبِي اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ؛ فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر پر رورہی تھی، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا: مجھ سے دور رہو، تمہیں وہ مصیبت نہیں جو مجھے پہنچی ہے اور نہ ہی تم اسے جانتے ہو۔ اس سے کہا گیا: یہ نبی ﷺ تھے، لہذا وہ اللہ کے رسول ﷺ کے دروازہ کے پاس آئی، اللہ کے رسول ﷺ کے دروازہ کے پاس اسے کوئی چوکیدار بھی نہیں ملا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کو پہچان نہ سکی، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: صبر مصیبت کے شروع میں ہی ہوتا ہے۔

[بخاری: ۲۳ کتاب الجنائز: 32 باب زیارة القبور]

مصیبت زدہ شخص مندرجہ ذیل دعائیں پڑھے

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

انہیں جب کو مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (البقرہ: 156)
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأُخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ مِنْ مُصِيبَتِهِ وَأُخْلِفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا تُوفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَتْ: مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، قَالَتْ: ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأُخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہو سنا جب کسی بندے کو مصیبت پہونچے تو وہ کہے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأُخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت کا مجھے بدلہ دے اور مجھے بہتر چیز عطا کر۔ ام سلمہ کہتی ہیں جب ابو سلمہ وفات پا گئے تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھی ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ کہتی ہیں: اللہ نے میرے اندر عزم پیدا کیا لہذا میں نے اس جملہ کو کہہ دیا۔ "اے اللہ، میری مصیبت کا مجھے بدلہ دے اور مجھے بہتر چیز عطا کر" لہذا میری شادی اللہ کے رسول ﷺ سے ہو گئی۔ [مسلم: ۲۱۶۷]

میت کے گھر والوں کے لیے کھانا بھیجنا بھی مشروع ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- «اصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ شَعَلَهُمْ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو ان کو ایسی تکلیف دہ اطلاع ملی ہے جو انہیں کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔

[حسن: ابن ماجہ، ابوداؤد، صحیح الجامع: ۱۰۱۵]

تعزیت کے لئے کسی ایک جگہ پر اکھٹے ہونا

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا نَرَى الْاجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيْتِ وَصِنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النَّيَاحَةِ
جریر بن عبد اللہ البجلی سے مروی ہے کہتے ہیں ہم میت کے گھر والوں کے پاس جمع ہونے اور تدفین کے بعد کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔
[صحیح الأحکام (167) صحیح ابن ماجہ: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی النھی عن الاجتماع الی اهل البیت،]

وفات کے بعد میت کو جن اشیاء کا فائدہ ہوتا ہے۔

۱۔ مسلمان کی دعا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

اور جو ان کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال، اے ہمارے بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔ [الحشر ۱۰]

۲۔ ولی کا میت کے روزوں کی قضاء کرنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيهِ " حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمہ کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔ [بخاری۔ ۱۹۵۲]

۳۔ میت کی نذر پوری کرنا

أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : « أَقْضِهِ عَنْهَا »

حضرت سعاد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا میری والدہ وفات پا گئیں اور ان کے ذمہ نذر ہے۔ تو میں کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کی طرف سے نذر پوری کرو۔

[بخاری: ۲۷۶۱]

۴۔ میت کی طرف سے کوئی بھی نذر پوری کر سکتا ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ ، فَقَالُوا : صَلِّ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا : لَا ، قَالَ : فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ قَالُوا : لَا ، فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، صَلِّ عَلَيْهَا ، قَالَ : هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ قَالُوا : ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّلَاثَةِ ، فَقَالُوا : صَلِّ عَلَيْهَا ، قَالَ : هَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ قَالُوا : لَا ، قَالَ : فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا : ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ ، قَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ : صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَعَلَيَّ دَيْنُهُ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ایک جنازہ لایا گیا تو صحابہ نے کہا اس پر نماز پڑھو تو آپ ﷺ نے کہا کہ کیا اس کے اوپر قرض ہے صحابہ نے کہا کہ نہیں آپ ﷺ نے کہا کہ کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے صحابہ نے کہا کہ نہیں تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا تو صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول اس پر جنازہ کی نماز پڑھئے تو آپ ﷺ نے کہا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے صحابہ نے کہا نہیں آپ ﷺ نے کہا کیا اس کے اوپر قرض ہے صحابہ نے کہا تین دینار آپ ﷺ نے کہا تم اپنے ساتھی پر جنازہ کی نماز پڑھو تو ابو قتادہ نے کہا اے اللہ کے رسول آپ اس پر جنازہ کی نماز پڑھئے اور اس کا قرض میرے اوپر ہے تو آپ نے اس کی جنازہ کی نماز پڑھی۔

[البخاری (۲۲۸۹)]

۵۔ صالح اولاد جو بھی نیک اعمال سرانجام دے

ارشاد باری تعالیٰ؛

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى

انسان کے لئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ (النجم: ۳۹)

۶۔ صدقہ جاریہ اور اچھے اثرات

ارشاد باری تعالیٰ؛

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ

بے شک ہم مړوں کو زندہ کریں گے اور لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال جن بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور انکے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے

ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔ [یس: ۱۲]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ أَشْيَاءَ

: مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب انسان مرتا ہے تو اس کے ساتھ اسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں

صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں یا نیک و صالح اولاد جو اسکے لئے دعا کرتی ہو۔

[خرجہ الدارمی (۵۵۹)، والبخاری فی "الأدب المفرد" (۳۸)، ومسلم (۴۳۱۰)]

قبر کا بیان

قبر کو ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ کیا جائے

عَنْ أَبِي الْهَيْجَاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ ، قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَلَا أَعْبَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْنَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

حضرت ابی الہیاج الاسدی سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا میں تمکو ایسی جگہ بھیجتا ہوں جہاں اللہ کے رسول نے مجھے بھیجا [اور یہ حکم دیا تم ہر ذی روح کی تصویر کو مٹا دو اور ہر بلند قبر کو برابر کر دو۔

[رواہ مسلم کتاب الجنائز: ۲۲۸۷]

قبر کو کوہان نما بنانا مستحب ہے

عن سفیان التمار : أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- مُسَنَّمًا

سفیان التمار کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر کو کوہان نما دیکھا۔

[رواہ البخاری۔ ۱۳۹۰]

قبر پر پتھر یا اس جیسی کوئی نشانی رکھی جاسکتی ہے

عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فَدُفِنَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلُهُ فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ « أَتَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي »

حضرت مطلب سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کو دفن کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو پتھر لانے کا حکم دیا جب وہ اسے اٹھانا نہ سکا تو نبی کریم ﷺ نے پتھر اٹھانے میں مدد کی اور میت کی سر کے جانب رکھا اور فرمایا میں اس کے ذریعہ اپنے بھائی کی قبر کو پہچانوں گا اور اپنے گھروالوں میں سے فوت ہونے والوں کو اس کے قریب دفن کروں گا۔

[إخرجه أبو داود (3206) صحيح، السلسلة الصحيحة: ۳۰۶۰]

قبر پر لکھنا جائز نہیں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُحَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنَى عَلَيْهِ أَوْ يَزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يَكْتَبَ عَلَيْهِ.

حضرت جابر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے قبروں کو سجانے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت پر بنانے اور اس پر زائد مٹی ڈالنے سے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

[رواه مسلم کتاب الجنائز: ۲۲۸۹]

خواتین بھی قبروں کی زیارت کر سکتی ہیں بشرطیکہ کثرت کے ساتھ نہ کریں

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَحَالَ قَوْلِي : « السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْأَحْقُونَ »

حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول جب میں قبر کی زیارت کروں تو میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو:

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْأَحْقُونَ

سلام ہو قبر والوں پر جو مومنین اور مسلمین میں سے ہیں اور اللہ رحم کرے ہم میں سے اس پر جو آنے والے ہیں ورجو گزر چکے ہیں اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے بہت جلد ملنے والے ہیں۔

[إخرجه أحمد 221/6، و"مسلم" 64/3]

عن أنس رضي الله عنه قال : مرَّ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بامرأة تبكي عند قبر فقال : " اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي " . حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک مرتبہ ایک عورت کے پاس سے ہو جو قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس سے کہا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

(البخاری (1283)، و"مسلم" (926))

کافر کی قبر کی زیارت کرتے ہوئے اسے دعا نہیں بلکہ آگ کی بشارت دی جائے

عن سعد بن وقاص أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَ أَبِي ؟ قَالَ فِي النَّارِ . قَالَ : فَأَتَيْنَ أَبُوكَ ؟ قَالَ : حَيْثُ مَا مَرَرْتُ بِقَبْرِ كَافِرٍ فَبَشَّرُهُ بِالنَّارِ .

سعد بن وقاص سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے والد کہاں تو آپ نے کہا جہنم میں تو اس نے کہا کہ آپ کے والد کہاں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جہاں کہیں بھی تم کسی قبر کے پاس سے گزرو تو اسے آگ کی بشارت دو۔
[الطبرانی (145/1)، رقم 326، والہزار (299/3)، رقم 1089] صحیح، صحیح الجامع: ۳۱۶۵

زیارت کے دوران قرآن کی قرات ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ » .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔ [مسلم: ۱۸۶۰]

قبروں کی زیارت کرنے والا یہ دعا پڑھے

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي : « السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ »

حضرت عائشہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول جب میں قبر کی زیارت کروں تو میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو:

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ

سلام ہو قبر والوں پر جو مومنین اور مسلمین میں سے ہیں اور اللہ رحم کرے ہم میں سے اس پر جو آنے والے ہیں ورجو گزر چکے ہیں اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے بہت جلد ملنے والے ہیں۔

[بخاری احمد 221/6، د"مسلم: ۲۳۰۱]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ : « السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف نکلے تو کہا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ

اے مومنوں کی جماعت تم پر سلامتی ہو اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

[مسلم ۶۰۸]

مسلمانوں کی قبروں کے درمیان جوتیاں پہن کر نہیں چلنا چاہئے

...وَحَافَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- نَظْرَةً فَإِذَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الْقُبُورِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ « يَا صَاحِبَ السَّبْيَتَيْنِ وَيْحَكَ أَلْقِ سَبْيَتَيْكَ ». فَظَنَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَلَعَهُمَا فَرَمَى بِهِمَا. اچانک اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر چل رہا تھا، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اے جوتیوں والے، بربادی ہوا اپنی دونوں جوتیوں کو پھینک دے۔ اس آدمی نے دیکھا اور جب اللہ کے رسول ﷺ کو پہچان لیا تو اس نے ان دونوں کو نکالا اور پھینک دیا۔ [ابوداؤد، ابن حبان] [ارواء الغلیل: ۷۶۰] [احکام الجنائز: ۱۳۶] [صحیح]

قبروں کو مسجدیں بنالینا حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نے اپنے اس مرض میں فرمایا جس میں انکی وفات ہوئی اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیا ؑ کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

[إخرجه البخاری فی: 23 کتاب الجنائز: 62 باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور]

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرِ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

حضرت عائشہ سے مروی کہتی ہیں نبی کریم ﷺ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما اس کلیسا کے بارے میں تذکرہ کیا جسے انہوں نے سر زمین حبشہ میں دیکھا تھا جسے ماریہ کہا جاتا تھا اور ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما حبشہ سے آئیں اور اس کے حسن اور تصاویر کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور کہا ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا ہے تو یہ اس کی قبر پر مسجدیں بنالیتے ہیں پھر وہ لوگ انکی تصویریں بناتے یہی لوگ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔

[إخرجه البخاری کتاب الجنائز: باب بناء المسجد علی القبر، مسلم {۱۲۰۹}]

قبروں پر بیٹھنا اور مرنے والوں کو گالی دینا حرام ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْبَى عَلَيْهِ .

حضرت سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے قبروں کو سجانے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

[رواه مسلم کتاب الجنائز: باب النهی عن تحميم القبر والبناء علیہ ۲۲۸۹،]

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا"

ابی مرثد الغنوی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی اس پر نماز پڑھو۔

[مسلم: ۲۲۹۳]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : « لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ »

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص انگار پر بیٹھے اور وہ اسکے جلد کو جلا کر کپڑوں تک پہنچ جائے یہ اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

[مسلم: ۲۲۹۲]

عن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا "

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کو گالی مت دو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا ہے {جو عمل کیے ہیں} اسے حاصل کر لیا ہے۔

[البخاری (1393)، والبوداود (4899)، والنسائی 52/4-63 (23)]

المغيرة بن شعبة رضي الله عنه - قال : قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم - : « لا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ ، فَتَوَذُّوا الْأَحْيَاءَ »

مغيرة بن شعبہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کو گالی مت دو گالی سے تم زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔

[إخرجه الترمذی. کتاب البر والصلة: باب ماجاء فی النثم] [صحیح، صحیح الجامع: ۷۳۱۲]

قبر کو پختہ کرنا، اس پر لکھنا اس پر عمارت بنانا اور زائد مٹی ڈالنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ .

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو سجانے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

[رواه مسلم کتاب الجنائز: باب النخی عن تحصيص القبر والبناء عليه،]

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنْ يُحْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ أَوْ يَزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يَكْتَبَ عَلَيْهِ .

حضرت جابر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو سجانے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت پر بنانے اور اس پر زائد مٹی ڈالنے سے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

[رواه مسلم کتاب الجنائز، ابوداود {۳۲۲۵} ترمذی {۱۰۵۲} نسائی {۸۶/۴}]

قبر کو عید بنالینا ممنوع ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيداً وَصَلُّوا عَلَيَّ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود و سلام بھیجو تمہارے درود مجھ

تک پہنچے گا تم جہاں کہیں بھی ہو۔

[ابوداؤد {۲۰۴۴} کتاب المناسک : باب زیارة القبور، [صحیح الجامع: ۷۲۶۶]

قبروں کی طرف سفر کر کے جانا ممنوع ہے

« لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى ».

تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور کے لئے رخت سفر نہ باندھا جائے میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصی۔

[متفق علیہ] [مسلم: ۳۴۵۰]

قبروں پر جانور ذبح کرنا حرام ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: « لَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ »

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام میں عقر {قبر پر ذبح} نہیں ہے۔

[ابوداؤد کتاب الجنائز (216/3، رقم 3222)، والبیہقی (57/4، رقم 6861) [صحیح، صحیح الجامع: ۷۵۳۵]